بسم اللہ الرحمن الرحیم

(216)

سلسلۂ

خطباتِ جمعہ

بہ عنوان

بدگمانی، بہتان اور غیبت

پروفیسر سعود عالم قاسمی

من جانب

جماعت اسلامی ہند

بدگمانی، بہتان اور غیبت

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہٖ الکریم اما بعد
قال اللّٰہ تعالیٰ فی القران المجید. اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم .

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْراً مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ
الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضاً
اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتاً فَکَرِھْتُمُوْہُ
وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (الحجرات – ۱۲)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تجسّس نہ کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کو بدگمانی، تجسس بہتان اور غیبت کرنے سے منع کیا ہے یہ چیزیں اسلامی اخلاق کے منافی ہیں، انسانی معاشرہ میں زہر گھولنے والی اور برادرانہ تعلقات کو ختم کرنے والی ہیں۔ ایک مومن کو دوسرے مومن کے سلسلہ میں اچھا گمان رکھنا چاہیے۔ اگر کسی مومن کے بارے میں کوئی بری بات سنے تو فورا تسلیم نہ کرلے اور نہ یہ سمجھ بیٹھے کہ اس میں یہ برائی ضرور ہوگی جبھی تو اسے برا کہا جارہا ہے۔ بلکہ اسکی تردید کرے کم از کم تائید نہ کرے، حضرت عائشہؓ پر جب منافقوں نے الزام لگایا تھا تو بعض سادہ لوح مسلمان بھی منافقوں کی افواہ کو سچ سمجھ کر غلط فہمی

میں مبتلا ہو گئے تھے، اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی پاکیزگی کا اعلان کرنے کے ساتھ مسلمانوں کو یہ نصیحت فرمائی:

وَلَوْ لَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُم مَایَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ . يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَداً اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ . (النور. ۱۶-۱۷)

کیوں نہ اسے سنتے ہی تم نے کہہ دیا تھا کہ "ہمیں ایسی بات زبان سے نکالنا زیب نہیں دیتا، سبحان اللہ یہ تو ایک بہتان عظیم ہے۔ اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کرنا اگر تم مومن ہو۔

یعنی کسی بھی مومن مرد و عورت کے بارے میں جب کوئی افواہ پھیلائی جائے تو دوسرے مومن کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اس کی تردید کرے اور کہے کہ یہ سچ نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر یقین سے معلوم ہو جائے کہ وہ شخص اس حسن ظن کا مستحق نہیں ہے تو ضرور وہ رائے قائم کی جائے جو حقیقت پر مبنی ہے، لیکن یہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے کہ بلا کسی ثبوت کے کسی مومن کے متعلق پہلے سے ایک غلط رائے قائم کر لی جائے، اس کی بری تصویر اپنے ذہن میں بنا لی جائے۔ اور اس کے مطابق فیصلہ صادر کیا جائے، بلکہ اگر کسی مومن کے کسی عمل کا اچھا اور برا دونوں پہلو ہو تو ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ اسے اچھے پہلو پر محمول کیا جائے۔

بدگمانی کے خاندان کی ایک اور برائی تجسس ہے، یعنی دوسروں کی ٹوہ میں لگے رہنا، دوسروں کے عیوب کی تلاش میں رہنا، اور لوگوں کی کمزوریوں کا پتہ لگانا، یہ صحت مند اسلامی معاشرہ کے خلاف ہے اور بیمار ذہنیت کی علامت ہے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تجسس سے سختی سے منع فرمایا ہے، ارشاد ہے:

یامعشر من آمن بلسانہٖ ولم یدخل الایمان قلبہٗ لا تغتابوا المسلمین ولا تتبعوا عوراتھم فانہ من اتبع عوراتھم یتبع

اللّٰہ عورتہٗ و من یتبع اللہ عورتہٗ یفضحہٗ فی بیتہ.[۱]

اے وہ لوگو جو زبان سے ایمان کا دعوی کرتے ہو مگر دل میں ایمان نہیں اترا ہے، مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اوران کے عیوب کی کھوج نہ لگایا کرو، جو شخص مسلمانوں کی پوشیدہ باتوں کی کھوج لگائے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کی کھوج لگائے گا اور جس کے عیوب کی کھوج اللہ کرے گا اسے اس کے گھر میں رسوا کردے گا۔

بہتان کا مطلب یہ ہے کسی شخص کی طرف وہ برائی منسوب کردی جائے جو اس کے اندر موجود نہ ہو، ایسا کرنا گناہ عظیم ہے، یہ کردار کشی ہے جو ایک غیرت مند مسلمان کے لیے مردم کشی سے زیادہ سنگین ہے، انسان کسی دوسرے پر بہتان اس لیے لگاتا ہے کہ وہ بے عزّت اور بے آبرو ہو، لوگوں کی نظر میں ذلیل اور رسوا ہو، معاشرہ میں اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جائے، ایک مسلمان کی توہین وتذلیل اور اسے رسوا کرنے کا یہ جذبہ انسانیت سے بھی گرا ہوا ہے اور اللہ کی نظر میں بھی اس کا انجام بہت برا ہے، اگر کسی نے کسی کی پاکدامنی پر بہتان لگایا تو اس کی سزا اسّی ۸۰ کوڑے مقرر کی گئی ہے، اگر کسی کے اخلاق وکردار پر دوسری قسم کا بہتان لگایا گیا تو اسے حق ہے کہ ہتک عزتی کا مقدمہ دائر کرے اور بہتان تراشی کرنے والے کو سزا دلوائے۔

اگر کسی مسلمان پر بہتان تراشی کی جارہی ہو تو دوسرے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ خاموش اور لاتعلق نہ رہیں بلکہ اس کو تسلیم نہ کریں، اس کا دفاع کریں اور ایسا ماحول نہ بننے دیں جس میں کسی مسلمان کی عزت و آبرو باقی نہ رہے، جو شخص جب چاہے اور جس پر چاہے، کیچڑ اچھالے، کردار کشی کرے، اسلام اس ماحول کو بدلنے کا حکم دیتا ہے، رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں ''اگر کوئی شخص کسی مسلمانوں کی حمایت ایسے موقع پر نہیں کرتا جہاں اس کی تذلیل کی جارہی ہو، اوراس کی عزت و ناموس پر حملہ کیا جارہا ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حمایت ایسے مواقع پر نہیں کرے گا جہاں اس کو اللہ کی مدد کی ضرورت ہوگی، اور جو شخص کسی مسلمان کی حمایت ایسے موقع پر کرتا ہے

---

[۱] ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ

جہاں اس کی عزت پر حملہ کیا جارہا ہو اور اس کی توہین ہو رہی ہو تو اللہ عزوجل ایسے مواقع پر اس کی مدد کرے گا جہاں اسے اللہ کی مدد کی ضرورت ہوگی"۔[۱]

بہتان تراشی کے قبیل کی قابل مذمت برائی غیبت ہے، یعنی کسی شخص کی اس کی پیٹھ پیچھے برائی کرنا، اس کے عیوب ظاہر کرنا کہ اگر اس شخص کو معلوم ہو جائے تو اسے ناگوار گذرے۔

بہتان اور غیبت میں فرق یہ ہے کہ کسی کی طرف ایسا عیب منسوب کرنا جو اس میں نہ ہو یہ بہتان ہے اور اگر وہ عیب ہو تو اس کو بیان کرنا غیبت ہے، ایک شخص نے جناب رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ غیبت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

ذکرک اخاک بمایکرہ قال ارئیت ان کان فیه ما اقول قال ان کان فیه ماتقول فقد اغتبته وان لم یکن فیه ماتقول فقد بهتّه. [۲]

تم کسی بھائی کا تذکرہ اس طرح کرو کہ اگر وہ سنے تو اسے ناگوار ہو، سائل نے عرض کیا یارسول اللہ اگر اس میں وہ عیب ہو جو میں کہتا ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر تیری بات سچ ہے تب تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ عیب نہیں تو تو نے بہتان لگایا۔

اگر کسی میں کوئی عیب یا برائی ہو تو ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اس شخص سے تنہائی میں مل کر اس کو متنبہ کیجیے، نہ تو عوام میں اسے ٹوک کر رسوا کیجیے، اور نہ اس کے پیچھے اس کی برائی بیان کر کے اس کی غیبت کیجیے، غیبت کرنے والا مخلص نہیں مفسد ہوتا ہے، وہ دوسروں کی برائی بیان کر کے ایک طرح کی لذت حاصل کرتا ہے، ایسی لذت جو مردار انسان کے گوشت کھانے سے بھی بری ہوتی ہے، اسی لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے غیبت کرنے کو مردار بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا ہے۔

ایک تو ہے مردار کا کھانا، اور دوسرا ہے مردہ انسان کا گوشت کھانا، کوئی

---

[۱] ابوداؤد، کتاب الأدب، باب من ردعن مسلم غیبةً

[۲] ترمذی، ابواب البرّ والصلة، باب ماجاء فی الغیبة

انسان مردار خوری کو گوارا نہیں کرسکتا۔ پھر غیبت کو کیسے گوارا کر لیتا ہے، مردار کھانے والا مردہ گوشت کھاتا ہے، غیبت کرنے والا عزت اور نیک نامی کو کھاتا ہے۔ دونوں میں صورت کا فرق ہے، نتیجہ اور انجام کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔ اس سے گریز کرنا مسلم معاشرہ کی ذمہ داری ہے۔

ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ نے راستہ میں ایک شخص کو اپنے ساتھی سے حضرت ماعز اسلمیؓ جن کو رجم کی سزا دی گئی تھی کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس شخص کو دیکھو اللہ نے اس کا پردہ ڈھانک دیا تھا مگر اس کے نفس نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا جب تک کہ وہ کتے کی موت نہ مارا گیا۔ حضورؐ یہ سن کر آگے بڑھ گئے، راستہ میں ایک گدھا مرا پڑا تھا جس کی لاش سڑ گل رہی تھی حضور رک گئے اور ان دونوں کو بلایا اور فرمایا اس گدھے کا گوشت کھاؤ، ان دونوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اسے کون کھانا پسند کرے گا، تب رسول پاکؐ نے فرمایا:

”فما نلتما من عرض اخیکما انفا اشد من اکل منهٗ“[۱] ابھی تم لوگوں نے جو اپنے بھائی کی عزت پر حرف زنی کی ہے وہ اس گدھے کی لاش کھانے سے زیادہ بری ہے۔

رسول پاک نے اس موقع پر ان دونوں حضرات کو جو تنبیہ فرمائی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلامی معاشرہ میں غیبت کرنے کا ماحول ختم ہوگیا، لوگ ایک دوسرے کا نام عزت واحترام سے لیتے اور پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کرتے۔ موجودہ مسلم معاشرہ کی اخلاقی پستی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہماری مجلسیں غیبت سے بھری ہوتی ہیں۔ لوگ اپنے کام سے کام رکھنے کے بجائے دوسروں کے عیوب بیان کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک ہی مجلس سے اٹھ کر جانے والے کی غیبت دیر تک بیٹھے ہوئے لوگ کرتے ہیں، غیبت کرنے والے اور غیبت سننے والے دونوں لذت حاصل کرتے ہیں۔ جب کہ غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والے کے گناہ میں برابر کا شریک رہتا ہے۔

---

[۱] ابوداؤد، کتاب الحدود، باب رجم ماعز بن مالک

اگر کسی نے کسی مردہ انسان کی غیبت کی ہے تو غیبت کرنے والے کو توبہ کرنی چاہیے اور اس کے حق میں مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔ اور اگر زندہ انسان کی غیبت کی ہے تب بھی توبہ کرنی چاہیے اور اپنے بھائی سے معذرت کرنی چاہیے۔

اگر کسی شخص سے کسی دوسرے کے بارے میں رشتہ کرنے کے سلسلہ میں رائے لی جائے اور وہ اس کا عیب جانتا ہو اور ظاہر نہ کرے تو یہ خیانت ہے اور بیان کر دے تو یہ غیبت نہیں ہے بلکہ شرعی ضرورت ہے۔

اسی طرح کوئی شخص ظلم و زیادتی کرتا ہو اس کے شر سے محفوظ رکھنے کے لیے کسی کو اس کی زیادتی کی خبر دے تو یہ بھی غیبت نہیں ہے۔ کسی سے کوئی لین دین کرنا ہو اور اس کے بارے میں کسی سے دریافت کرے تو اس کی بیان کردہ بات بھی غیبت نہیں ہے، اس طرح کسی سے اپنا حق لینے کے لیے کسی اور شخص کے سامنے اس کی برائی کرے جو اس کا حق دلا سکتا ہو تو یہ بھی غیبت نہیں۔ اسی طرح قاضی وقت یا حاکم شہر کو کسی کی برائی اس لیے بتانا کہ وہ اس کی اصلاح کرے یہ بھی غیبت نہیں ہے۔ نیز کسی مظلوم کا اپنے ظالم کی برائی بیان کرنا بھی غیبت نہیں ہے۔

اسی طرح کسی کو کوئی ذمہ داری سونپنے سے پہلے اس کی انتظامی اور اخلاقی حالت کے سلسلہ میں رپورٹ یا مشورہ طلب کرنے پر مشورہ دینے والا اس کا عیب ظاہر کر دے تو یہ بھی غیبت نہیں، اس طرح کی بعض اور شکلیں ہیں جن میں کسی کے پیچھے اس کی بابت منفی بات کہنا دینی اور سماجی ضرورت بن جاتی ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو دوسروں کے دھوکہ کھانے اور حق کے مارے جانے کا اندیشہ رہتا ہے، اس لیے شریعت نے اسے غیبت نہیں بلکہ ضرورت شمار کیا ہے، غیبت یہ ہے کہ آدمی بلا شرعی اور قانونی یا سماجی ضرورت کے دوسرے بھائی کی برائی بیان کرے اور اس کی توہین اور تکلیف کا موجب بنے، اس غیبت سے احتراز کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو بدگمانی، تجسس، بہتان تراشی، عیب جوئی اور غیبت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

رابطہ کے ذرایع

D- 321, Dawat Nagar, Abul Fazl Enclave,
Jamia Nagar, Okhla, New Delhi.110025

+91-11-26951409, 26941401,26948341

9582050234,8287025094

raziulislam@jih.org.in

www. jamaateislamihind.org